ماہوار
خبر نامہ
لاہور
مرکزی احمدیہ انجمن لاہور۔ پاکستان دارالسلام، 5۔عثمان بلاک نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور۔ پاکستان

جلد نمبر	جولائی 2000ء	شمارہ نمبر

صرف احباب جماعت کے لئے

حضرت امیر کی صحت کے بارے میں

حضرت امیر ڈاکٹر اصغر حمید کی صحت خدا کے فضل و کرم سے پہلے سے بہتر ہے اور دفتری امور کی نگرانی حسب معمول فرما رہے ہیں۔ان کی درخواست ہے کہ ان کی کامل صحت اور خدمت دین کی توفیق کے لیے احباب اپنی پر خلوص دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاد امیر احباب جماعت کے نام

احباب جماعت خود بھی نماز پنجگانہ کا اہتمام کریں۔بچوں کو بھی تلقین کریں۔ نماز تہجد کی بھی عادت ڈالیں اور اس پر مستقل مزاجی سے قائم رہیں۔دین اسلام اور جماعتی ترقی کے لیے دعا فرماتے رہیں۔ تبلیغ واشاعت دین اور استحکام جماعت کے لیے اپنے اموال انجمن کے نام وقف کریں۔

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ 25 جون 2000ء بروز اتوار پشاور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلعم کی تقریب منائی گئی۔اس تقریب سعید میں

www.aaiil.org

مقامی جماعت کے علاوہ سفید ڈھیری اور شیخ محمدی وغیرہ مضافات سے بھی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ لاہور اور راولپنڈی سے بھی احباب جماعت نے باوجود سخت گرمی کے بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔
اس باسعادت تقریب کے موقعہ پر مقررین نے ایمان افروز اور روح پرور تقریریں کیں۔ احباب جماعت کا ایک دوسرے سے تعارف ہوا جو دلوں کیلیے تقویت کا باعث بنا۔ تقریب کے دوران تمام مہمانوں کی نہایت عمدہ طور پر خاطر تواضع کی گئی۔ اور اس کے اختتام پر تمام احباب جماعت کی آپس میں وابستگی۔ ترقی اور دینی اور دنیاوی کاموں کیلیے دعائیں کی گئیں۔

مبارک باد :-

یہ خوش آئند خبر ہے کہ محترم شوکت علی صاحب ترقی پاکر انٹر نیشنل سول ایوی ایشن آرگنائیزیشن ایشیا اور پیسیفک ریجن کے ڈپٹی ڈائریکٹر مقرر ہوئے ہیں۔ یہ اقوام متحدہ کی ایک ذیلی تنظیم ہے۔ اس عہدے کے لئے اقوام متحدہ کے رکن ممالک کے بیشتر امیدوار سرگرم عمل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے محترم شوکت علی صاحب کو فائز المرام کیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ

تقریب یوم مسیحؑ :-

ا۔ جماعت راولپنڈی نے یوم وصال مسیحؑ کی تقریب کا اہتمام مورخہ 28، مئی 2000ء کو کیا تھا۔ جس میں مرکز کی طرف سے شمولیت کے لئے فیض الرحمٰن صاحب اور دیگر تشریف لے گئے تھے۔
تقریب میں بڑی رونق تھی اس موقعہ پر دور و قریب سے دوست تشریف لائے تھے۔

وفات :-

گلشن آرا دختر شمس الرحمٰن صاحب. (برادر فیض الرحمٰن صاحب محصل) چار بچے چھوڑ کر نوجوانی میں ہی اچانک 29 جون بروز جمعرات ملتان میں وفات پا گئیں ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆ رپورٹ تربیتی کورس مورخہ 2 جولائی تا 12 جولائی 2000ء

الحمد للہ کہ سالانہ تربیتی کورس 2000ء اپنی کامیابیوں اور خیر وعافیت سے مکمل ہو گیا ہے۔ نئی صدی کا یہ پہلا تربیتی کورس (2 جولائی تا 12 جولائی) نہایت ہی کامیاب رہا ہے۔ اس میں لاہور، پشاور، بنوں، سرائے نورنگ، راولپنڈی، اسلام آباد، چک 81 سرگودھا، فیصل آباد، اوکاڑہ، مانسہرہ اور کینیڈا سے کل 80 طلباء وطالبات نے شرکت کی۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ اس سال شرکاء کی تعداد میں اضافہ ہوا اور ان سب نے نہایت ذوق وشوق سے کورس میں حصہ لیا۔ اس کورس میں ذیل کے موضوعات زیر تدریس رہے۔

-1	سیرت حضرت نبی کریم ﷺ	محترمہ صفیہ سعید صاحبہ
	نصابی کتاب :	سیرت خیر البشرؐ
-2	سیرت حضرت مسیح موعودؑ	محترم پروفیسر اعجاز احمد صاحب
	نصابی کتاب :	مجدد اعظم
-3	اخلاقیات	محترمہ جسارت نذر رب صاحب
	قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں	محترمہ مدیحہ رسول صاحبہ
-4	مسئلہ جہاد و قرآن وحدیث اور فقہائی نظر میں	محترم بریگیڈیئر محمد سعید صاحب
-5	قرآن اور سائنس	محترم ڈاکٹر عبدالواحید صاحب (ہومیو)
-6	قرآن اور اسلامی معاشرہ	محترمہ مسز زبیدہ احمد صاحبہ
7	حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں	محترم چوہدری عبدالحمید صاحب
-8	حضرت مسیح موعودؑ کا مسلم الحکرم	محترم پروفیسر غلام رسول صاحب
-9	اختلاف سلسلہ احمدیہ محترم عامر عزیز صاحب	محترم عامر عزیز صاحب

نوٹ : پروفیسر غلام رسول صاحب صرف دو لیکچر دے سکے کیونکہ ان کی ہمشیرہ صاحبہ فوت ہو گئیں تھیں۔ ہم تمام شرکاء تربیتی کورس اس کی وفات پر ان سے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ان کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں۔

کورس کا آغاز 2 جولائی کو حضرت امیر قوم جناب ڈاکٹر اصغر حمید صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پیغام سے ہوا۔ کلاس روزانہ صبح 8 بجے دوپہر 12:30 تک جاری رہتی۔

مقررہ موضوعات سے متعلق شرکاء کو روزانہ ہوم ورک دیا جاتا تاکہ وہ اس کو پڑھیں اور دوسرے دن ان سے ہوم ورک ان سے واپس لیا جاتا تھا۔ شرکاء کے لئے نمازوں میں حاضری و پابندی لازمی تھی۔

موضوعات سے متعلق مواد بھی شرکاء میں تقسیم کیا گیا۔ محترم صفیہ سعید صاحبہ نے کتاب سیرت خیر البشر ؐ اور مجدد اعظم مفت تقسیم کیں۔

بیرون لاہور سے آنے والی خواتین کے لئے علیحدہ طعام و قیام کا بندوبست کیا گیا تھا اس سے خواتین میں بھی دین کا علم سیکھنے سکھانے کا جذبہ ابھرا ہے

10 جولائی کو سوال و جواب کی ایک نشست منعقد ہوئی جس میں شرکاء کے سوالات کے جواب دیئے گئے۔

11 جولائی کو شرکاء تربیتی کورس کا تحریری امتحان ہوا۔ بچوں اور بڑوں کے دو الگ الگ گروپ بنائے گئے۔

(i) بچوں میں اول کلاس سے لے کر آٹھویں تک کے طلباء۔

(ii) بڑوں میں نویں اور اس سے زائد کلاس کے تمام شرکاء۔

اس تدریسی و تعلیمی نصاب کے علاوہ کھیلوں کا انتظام بھی کیا گیا۔ فٹ بال کے مقابلے ہوئے

11 جولائی شام کو تقریری مقابلے منعقد ہوئے۔ اس میں بچوں کا موضوع تھا۔ سیرت حضرت نبی کریم ؐ شبان کا موضوع تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی دینی خدمات اس مقابلے میں بچوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

مقابلے میں بچوں کے نتائج کچھ یوں ہیں

اول	حامد رحمٰن	لاہور
دوئم	شعیب آفتاب چک 81	ثناء شاہد لاہور
سوئم	وقاص اسد	چک 81
شبان میں		
اول	یاسر عزیز	لاہور

دوئم	مدثر عزیز	لاہور
سوئم	ہارون جاوید	لاہور

12جولائی کو شرکاء تربیتی کورس کو چھانگامانگا کی سیر کروائی گئی۔ اسی شام تربیتی کورس کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں انچارج تربیتی کورس نے رپورٹ پیش کی۔ اس تقریب کی صدارت جنرل سیکرٹری احمدیہ انجمن لاہور محترم پروفیسر عزیز احمد صاحب نے کی۔ انہوں نے تربیتی کورس کے اساتذہ اور شرکاء کی کارکردگی کو بہت سراہا۔ تقریب میں بچوں نے ایک خاکہ بھی پیش کیا جو بہت پسند کیا گیا۔ تقریب کے اختتام پر انعامات اور سرٹیفکیٹ تقسیم کیے گئے۔

محترم بریگیڈیر محمد سعید صاحب اور صدر شبان احمدیہ مرکزیہ مجاہد احمد سعید صاحب نے نہایت ہی خوبصورت سرٹیفکیٹ تیار کیے۔ جو شرکاء میں تقسیم کئے گئے۔ انتظامیہ ان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

شبان میں تحریری امتحان میں پوزیشن لینے والوں کے نام یہ ہیں۔

اول	فائزہ عزیز	لاہور
دوئم	یاسر عزیز	لاہور
سوئم	طیب انوار احمد، قدوس انوار احمد	لاہور

تحریری امتحان میں چھوٹے بچوں میں انعامات ان بچوں نے حاصل کئے۔

اول	عمر اعجاز	چک 81
دوئم	مریم زیب	چک 81
سوئم	طاہرہ احسان	لاہور

تقریب قاضی عبدالاحد صاحب کی دعاء کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

الحمد لله رب العلمین

انچارج تربیتی کورس 2000

عامر عزیز

امتحان میٹرک لاہور بورڈ 2000ء میں شاندار کامیابی۔

آنسہ آمنہ ناصر صاحبہ بنت چوہدری ناصر احمد صاحب MA BED جو مقامی جماعت کی رکن ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ہونہار طالبہ بھی ہیں۔ انہوں نے گریڈ A+ میں 710 نمبروں سے میٹرک کے سالانہ امتحان منعقدہ 2000ء میں اعزازی پوزیشن کے ساتھ کامیابی حاصل کی ہے۔وہ اپنے سکول ڈاکٹر اعجاز گرلز ہائی سکول شاہدرہ میں اول رہیں۔

مرکزی انجمن اس موقع پر بیٹی آمنہ ناصر صاحبہ کو اور ان کے والدین کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

احباب جماعت توجہ فرمائیں :-

تمام احباب جماعت سے ہماری عرض ہے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ انجمن کے سارے اخراجات فقط انجمن کے ممبران کے باہمی تعاون سے ہی انجام پاتے ہیں۔ انجمن کو حکومت یا کسی اور ذریعہ سے امداد نہیں ملتی۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ یہ جماعت حضرت مسیح موعودؑ مہدی موعود مجدد صد چہاردہم کی قائم کردہ ہے۔لہذا اہل خیر احباب و خواتین سے دردمندانہ اپیل ہے کہ اس قلمی جہاد میں دامے، درمے، قدمے، سخنے تعاون فرمائیں۔

ماہانہ چندہ جات کے بارہ میں بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں جو شخص تین ماہ مسلسل چندہ نہ دے وہ جماعت سے خارج ہے۔ ماہوار چندہ کی شرح آپ نے کم از کم آمدنی کا 6 فیصد حصہ رکھا ہے، اور فرمایا ہے کہ 10 فیصد بہتر ہے۔ جن احباب و خواتین کا چندہ واجب الادا ہے وہ جلد از جلد ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں نے بھارت (ہندوستان) کے دارالخلافہ دہلی میں احمدیہ انجمن لاہور کی ساعی جمیلہ بچشم خود دیکھی

عبدالحمید۔دارالسلام لاہور

آج سے ایک صدی قبل ایک گمنام اور گوشہ نشین شخص نے ایک غیر معروف اور دنیاوی طور پر پسماندہ گاؤں سے یہ نعرہ بلند کیا کہ اسلام ایک زندہ اور غالب مذہب ہے اور میں اسلام کے غلبہ کے روشن آثار دیکھ رہا ہوں۔ میرا رسول زندہ ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ اس رسولؐ کی قوت قدسیہ سے میں زندہ کیا گیا ہوں اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو زندگی کا چشمہ اس رسول ﷺ کو دیا اس آب حیات سے میں نے سیر ہو کر پانی پیا ہے اے مایوس لوگو جنہوں نے اس چشمہ کو بند کر رکھا ہے میرے پاس آؤ خود اس آب حیات (قرآن حکیم) سے خوب سیر ہو کر پیو اور دنیا والوں کو اس آب حیات (قرآن حکیم) سے پینے کی دعوت دو۔ گندے اور گدلے پانیوں (ادیان باطلہ) کی طرف مت بھاگو کہ اب وہ پانی زہر ہو چکے ہیں جن کو پینے کا انجام موت ہے۔اس پسماندہ بستی کے گمنام مرد مجاہد نے جہاں یہ حقیقت بیان کی کہ

میں تھا غریب بیکس و گمنام بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیان کدھر
اب یہ نعرہ بلند کر رہا تھا کہ
آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

اس نے یہ نعرہ بھی بلند کیا کہ کتاب اللہ کی پیروری اور رسول پاک ﷺ کی غلامی سے مجھے اللہ تبارک و تعالیٰ وحدہ'

لا شریک کے حضور شرف مکالمہ و مخاطبہ کا حاصل ہوا ہے اور اس نے میرے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اگرچہ مجھے یہ علم تھا کہ رسول پاک ﷺ کے اس سچے عاشق کی تبلیغ مشرق و مغرب کے کناروں تک پہنچ چکی ہے۔ اس عاشق قرآن کا عشق تفسیری رنگ میں دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا ہے دین اسلام کی خوبصورت تصویر اب تثلیث اور بت کدوں میں زلزلہ بپا کیے ہوئے ہے۔ اور ہزاروں مردے زندہ ہو چکے ہیں۔ لیکن میرے اندر ایک خلش بلکہ ایک جلن تھی کہ یہ سرزمین ہند جہاں بے شمار مقدس ہستیاں پیدا ہوئیں اور انہوں نے توحید کے پرچم گاڑے اور جہاں اس چودھویں صدی کے مجدد نے جنم لیا اور ایک وقت آیا کہ اس صنم کدے میں کسر صلیب اور قتل خنزیر کے کارنامے اس مرد مجاہد نے سرانجام دیئے۔ آج پھر وہ صنم کدہ ہے اور لا الہ الا اللہ کی گونج دھیمی اور مدھم ہو چکی ہے۔

یہ 8 جون 2000ء بروز جمعرات ہے مجھے جماعت احمدیہ لاہور کے جنرل سیکرٹری صاحب پروفیسر چوہدری عزیز احمد صاحب اپنے ہمراہ لاہور سے ہندوستان (بھارت) کے دارالخلافہ دہلی لے آئے ہیں۔ ہم رات کے وقت جمنا کے اس پار ایک علاقہ دلشاد گارڈن میں اترے ہیں وہاں ایک ایسی جگہ ہم پہنچے جہاں ایک بڑا بورڈ آویزاں تھا جس پر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور دہلی بھارت لکھا ہوا تھا۔ اس عمارت کے باہر کے حصہ جہاں لوہے کی جالیوں کی دیوار تھی احمدیہ انجمن لاہور کی کتب اور ٹریکٹ اور رسائل باہر سے ہی نظر آ رہے تھے یہ جگہ اور یہ عمارت ایسی جگہ واقع ہے جو تجارتی ہے اور ہر وقت لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہے۔ آگے دوکانیں ہیں دوکانوں کے عقب میں مکانات ہیں بارونق جگہ ہے ہوٹل اور دیگر دوکانات کی وجہ سے رات دن لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔

اب اس مرکز کے سربراہ جماعت کے سربراہ اور صدر آ چکے ہیں اور ہمارے ساتھ محبت اور خلوص ان کی ہر حرکت اور ہر انداز سے ظاہر ہے عالم باعمل شخص ہیں یہ ممتاز عالم صاحب اب ہمیں اسی علاقے میں دلشاد کالونی میں لے آئے ہیں مہمان نوازی اور خاطر داری میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ یہ بات بتلاتا چلوں کہ جماعت احمدیہ (لاہور شاخ) کا یہ مرکز جو دلشاد گارڈن میں ہے اس کے قریب ہی فرلانگ دو فرلانگ پر ایک اور کوٹھی جماعت نے خرید لی ہے اس علاقہ کا نام دلشاد کالونی ہے۔ یہ عمارت جہاں دو کمروں میں جماعت کی کتب رسائل پمفلٹ عمدہ طور پر سجا کر رکھے ہیں۔ ایک کشادہ ہال کمرہ ہے جو نماز۔ جلسوں اور میٹنگوں کے لیے استعمال ہوتا ہے اس کوٹھی میں مہمانوں کے لیے باورچی خانہ ہے جو مہمانوں کے لیے قیام و طعام کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ سٹور ہے دو باتھ روم ہیں باہر صحن ہے اس عمارت پر بھی سڑک پر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کا بڑا بورڈ آویزاں کیا گیا ہے۔

آج ۹ جون ۲۰۰۰ء ہے احباب آ رہے ہیں مولوی عبدالرحمن صاحب اور ان کے دو معاون مہمانوں کے لیے کھانا

تیار کر رہے ہیں۔ مہمان آرہے ہیں مصافحہ اور معانقہ کا تسلسل جاری ہے خوب رونق ہے دینی گفتگو میں ہر کوئی لگا ہے آج جمعۃ المبارک ہے سب ارشاد جہاں خاکسار نے صبح درس قرآن دیا اور جمعہ کا خطبہ بھی میرے ذمہ ہے میں نے دہلی والوں کو مبارکباد دی کہ آپ اس امام اس مجدد جسے مسیح کر کے خداوند تعالیٰ نے بھیجا اس کے سسرال ہیں یہ ملک اور یہ شہر جس پر عملاً ہنود کی حکومت ہے اس قوم کی طرف کرشن اوتار ہو کر آئے یہ وہ مبارک شہر ہے جس کے آپ ہیں مجدد وقت امام الزمان نے جامعہ مسجد کے محراب میں بیٹھ کر اعلان فرمایا کہ "میں صاف صاف اقرار اس خانہ خدا مسجد (جامعہ مسجد دہلی) میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں" (اعلان از حضرت مرزا غلام احمد صاحب مجموعہ اشتہارات ص ۲۲۴)

معمولی درجہ کا انسان کوئی غلطی کر کے غلطی کو نہ مانے تو اسے کہا جاتا ہے اگر تو سچا ہے تو مسجد میں داخل ہو کر اپنی بے گناہی کا اعلان کر اتنے عظیم الشان امام علیہ السلام پر یہ اتہام ہے کہ وہ بے شمار قسمیں کھائے اور مسجد شاہی دہلی (دارالخلافہ ہند) میں محراب کے اندر بیٹھ کر یہ اعلان کرے کہ میں ختم نبوت پر قائم ہوں اور یہ اتہام ہے کہ میں نبی ہونے کا دعویدار ہوں اور ایسے دعویدار کو خارج از اسلام اور بے دین سمجھتا ہوں اور پھر بعد میں نبی اور رسول بن بیٹھے نعوذ باللہ

جامعہ مسجد میں اگرچہ یہ بحث محدث دہلوی سے وفات و حیات مسیح پر تھی لیکن خدا تعالیٰ کی مشیت میں صرف یہ اعلان کرانا مقصود تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد یہ فتنہ عظیمہ اٹھنے والا ہے اور آپ پر یہ تہمت لگنے والی ہے۔

دلشاد کالونی کی عمارت میں روزانہ درس قرآن ہوتا۔ اور ان لوگوں کی مجالس صبح و مسا میں ختم نبوت اور عقائد پر دلائل سے گفتگو جاری رہتی یہ لوگ جو یہاں مختلف جگہوں سے آئے تھے۔ زیادہ تعداد ان کی تھی جو کلکتہ "فرغا" کے علاقہ سے آئے تھے بمبئی کاٹھیاوار۔ بہار سے بھی خاصی تعداد تھی۔ کشمیر سے عبدالحفیظ صاحب اور ان کے ساتھی آئے تھے۔ یہ لوگ عمدہ گفتگو اور عالمانہ گفتگو کرتے تھے اور مسیح الزمان علیہ السلام کی تحریک اور عقائد سے خوب واقف تھے دلیر جوانمرد لوگ تھے۔ یہ قدیم سے احمدیہ تحریک سے وابستہ ہیں یہ بھدرواہ کے لوگ جن کے ہاں خوب جلسے جلوس منعقد ہوا کرتے تھے۔ مجالس میں مساجد کے اندر اور باہر مسیح علیہ السلام کی آمد اور مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات سے مجلسیں گرم رہتی تھیں اب بھی ان کے اندر وہی جذبہ موجزن دیکھا گیا یہ دنیاوی طور پر بھی بااثر ہیں۔

ان لوگوں میں سے اکثر صاحب علم عربی۔ فارسی انگریزی اور ہندی جانتے تھے۔ خاکسار نماز پڑھانے کے لیے اکثر ایک صاحب تھے صاحب جو دینی علوم سے واقف اور جماعت کے عقائد اور مسیح موعود علیہ السلام کی تحریک سے خوب

واقف تھے اور علم رکھتے تھے کو آگے کرتا اچھی تلاوت کرتے اور اپنی مجلس جما کر وعظ کا سلسلہ بھی شروع رکھتے ان کا بیٹا جو میڈیکل کا سیکنڈ ایئر کا سٹوڈنٹ بھی آیا ہوا تھا- ایک صاحب نوجوان جن کا نام شمس الحسن تھا سائیکل پر کپڑا بیچنے محلوں میں پھرتے ان کو جنون تھا کہ مسیح موعودؑ کا مشن گھر گھر پھیلے- وہ ہندی جانتے تھے حضرت مولوی محمد علی صاحب علیہ الرحمتہ اور جماعت کے پرانے پمفلٹ جو میں نے وہاں دیکھے شائد عبدالرزاق مرحوم نے ہندوستان میں دوبارہ چھپوائے تھے شمس الحسن صاحب ان کا ترجمہ کر کے ہنود کو دیتے تھے یہ صاحب مندروں میں جاتے اور لوگوں کو اسلام کی تبلیغ کرتے وہاں بھی ملاّ نے ان صاحب کے بارے لوگوں میں شدید نفرت پیدا کی ہوئی تھی کتنی دفعہ اس شخص کے نکاح ٹوٹنے کے فتاوی جاری ہوئے سسرال والوں نے بائیکاٹ کیے دھمکیاں ملیں بلکہ جب تشویش زیادہ بڑھی اور خطرہ پیدا ہوا تو ہمارے جنرل سیکریٹری صاحب پروفیسر عزیز احمد صاحب نے اسے کہا کہ جاؤ تم لوگ تھانہ میں اس صورت حال کو واضح کرو یہ سیکولر حکومت ہے مذہبی آزادی ہے حکومت اس کا نوٹس لے گی- اسی طرح ایک صاحب جن کا کبیر نام تھا اکثر مجھ سے علمی سوال و جواب کرتے اور مسائل کو سمجھتے اور دلائل سے آگاہی حاصل کرتے غرض یہ اپنی مجالس جمائے رکھتے کبھی ممتاز عالم صاحب ان کو وفات مسیح پر دلائل دیے جا رہے ہیں کبھی غفار صاحب عقائد جماعت احمدیہ پر وضاحت کر رہے ہیں ان میں سے ہر شخص دلائل و براہین سے لیس تھا تا کہ یہ اپنے علاقہ میں تبلیغ کر سکیں ان لوگوں نے بتلایا کہ ہمارے علاقہ میں "فرخا" ہزاروں لوگ ہمارے خیال میں وہاں ملا لوگ آنیکی جرائت نہیں کرتے کہ ہمارے ساتھ دلائل میں گفتگو کریں- یہ لوگ خلافت ربوہ کے بارے میں خوب واقف تھے اور بعض دفعہ ایسے واقعات بیان کرتے کہ میں حیران ہو جاتا کہ یہاں بھی یہ واقعات پہنچ چکے ہیں یہ لوگ ربوہ کے دوستوں کو مل کر ان سے عقائد مسیح موعود علیہ السلام پر خوب کھل کر گفتگو کرتے-

یہاں کے ایک اور مرد مجاہد پر جوش کارکن اعلی تعلیم یافتہ شریف قریشی صاحب ہیں جو اخبار "چودھویں صدی" کو ترتیب دیتے ہیں اور اس کا اجراء کئے ہوئے ہیں سرورق پر امام الزمان علیہ السلام کے فرمودہ عقائد اور ملفوظات شائع کرتے ہیں اس رسالہ اندر کے مفید اور علمی مضامین ہوتے ہیں- ممتاز عالم صاحب غفار صاحب اور قریشی صاحب اس اپنے اوپر عائد کردہ ذمہ داری کو خوب نبھا رہے ہیں- **فجزاھم اللہ**

اس میٹنگ میں جہاں دور دور ہندوستان کے مختلف حصوں سے لوگ آئے ہوئے تھے جناب مکرم و محترم شوکت صاحب تشریف لائے اور اجتماعی طور پر نیز مخصوص میٹنگ کر کے اور فرداً فرداً ان لوگوں کے حالات اور مسائل سے آگاہی حاصل کر کے ان کی رہنمائی کرتے رہے- بعض ہدایات دیں- تبلیغ کو تیز کرنے اور ذاتی مسائل پر خاص توجہ دی-

ایک دو دن خاص میٹنگز کے تھے آہستہ آہستہ لوگوں نے واپسی شروع کر دی کشمیر کے لوگ دو دن رہے- مکرم

شوکت صاحب کا قیام بھی دو دن کا تھا لیکن اکثریت جو کلکتہ بہار سے آئے ہوئے تھے کافی دن ٹھہرے رہے ہندوؤں کے علاقہ میں (دلشاد کالونی) میں آذان ہوتی جمعہ میں لوگ ذوق شوق سے شامل ہوتے درس قرآن روزانہ ہوتا-

ایک دن ہماری محفل میں ایک ہندو دوست آئے وہ سورۃ یاسین اور دیگر بہت ساری سورتیں یاد کیے ہوئے تھے شائد ان کا نام بیج دیو تھا- بعض انبیاء کے واقعات جو ماضی کی تفاسیر اور تراجم میں ہیں بیان کرتے - وہ کہتے کہ میں رمضان شریف میں قرآن ختم کرتا ہوں اور پھر سال بھر میں ایک اور قرآن ختم کرتا ہوں انہوں نے ہمارے ساتھ باجماعت نماز ادا کی پوری نماز وہ جانتے تھے - یہاں مجھے یاد آیا کہ ہمارے دیہات میں زمیندار اپنی اپنی حویلیوں میں نعت رسول ؐ صلعم گاتے ہیں جو ہنود نے مثلاً چندارام وغیرہ نے تیار کیں - رزاق صاحب کی زوجہ محترمہ اپنی بیٹی جو شائد رزاق مرحوم کی بھتیجی ہیں اور ایک اور بچی وہ بھی شائد ان ہی کے عزیزوں میں سے تھی وہیں دلشاد کالونی والی عمارت میں ٹھہری ہوئی تھیں - مرحوم رزاق صاحب کی اہلیہ محترمہ خوب جماعت کے کاموں کتابوں کی اشاعت میں دلچسپی لیتی ہیں بلکہ منہمک رہتی ہیں انہوں نے اور ان کی بچیوں نے ہمارا بہت دھیان رکھا بڑی خدمت کی خداوند کریم انہیں جزائے خیر دے ان دنوں مہمانوں کی دیکھ بھال اور کام کے بوجھ سے وہ بیمار ہوگئیں لیکن کام اسی جذبہ اور لگن سے کرتیں رہیں بہت باہمت خاتون ہیں خداوند کریم ان کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین-

عموماً اس دہلی کی مرکزی جگہ پر بلائی گئی میٹنگ میں عورتیں نہیں تھیں لیکن پھر بھی بعض دوست اپنی بیویوں اور بچوں کو لائے ہوئے تھے ایک صاحب بہار کے ان کے نوجوان بیٹے کا ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا تھا بہت پریشان تھے- جناب پروفیسر چوہدری عزیز احمد صاحب (جنرل سیکریٹری انجمن احمدیہ لاہور) نے ان کو کافی تسلی اور تشفی دی کہ انشاء اللہ اس آپریشن سے آپ کا یہ جوان بیٹا صحت مند ہو کر خیر و عافیت سے گھر جائے گا آپ ہرگز نہ گھبرائیں الغرض یہ دو عشرہ پر محیط روحانی مجلس خوب دلچسپ رہی خداوند کریم ان لوگوں کی مساعی میں برکت ڈالے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آریہ لوگوں کا بڑے زور سے اسلام میں داخل ہونے کی خداوند کریم سے بشارت حاصل کی تھی خدا کرے کہ ہم بھی یہ اپنی زندگی میں منظر دیکھ لیں - اس کفرستان یعنی صنم کدہ ہند میں اولیاء اور مجددین محدثین نے بڑے معجزات دکھائے ان کی دعاؤں سے کروڑوں لوگ بت پرستی چھوڑ کر اسلام کے جھنڈے تلے آئے ان اکابر اولیاء کے مزاروں پر جانے کا اتفاق ہوا کیونکہ ہمارے امام علیہ اسلام بھی فاتحہ خوانی کے لیے ان مزاروں پر گئے - جہاں بادشاہوں کے محل اور مقابر ویران پڑے تھے وہاں ان روحانی بادشاہوں پر عقید تمندوں کا ہجوم اور جذبہ دیدنی ہوتا ہے - میں نے قطب زماں بختیار کاکی رحمۃ اللہ کی مسجد کے امام سے جب کہ وہ لوگوں میں گھرے کھڑے تھے پوچھا کہ ہماری دعاؤں اور سجدوں کو کیا ہو گیا کہ ہمارے اوپر یہ بت

پرست حاکم مسلط ہیں باتیں کر رہے تھے لیکن چپ ہو گئے اور دیر تک خاموشی اختیار کیے رکھی اور میں اور میرے ساتھی مولوی غفار صاحب کچھ دیر بعد واپس آگئے-وہاں پر بہائی مذہب کا سنٹر ہے عظیم الشان عمارت ہے جو حسن و خوبی میں بے مثل ہے لیکن یہ شداد کی جنت ویران پڑی ہے-ویران اس لحاظ سے کہ وہاں کوئی بات تک نہیں کر سکتا سناٹا خاموشی-اس بات کا اظہار خاکسار اور مولوی غفار صاحب نے انچارج صاحب سے کیا اور کہا کہ دیکھو ایک کمرہ خانہ کعبہ پر دنیا کسطرح ٹوٹ پڑی ہے لبیك اللھم لبیك کی صدائیں گونج رہی ہیں بہائی مذہب والوں کا قبلہ اسرائیل کی طرف ہے جہاں بہار اللہ صاحب کی قبر ہے-ان کے انچارج صاحب سے اور بھی باتیں ہوتی رہیں وہ اس مذہب میں سب لوگوں کو بلاتے ہیں لیکن یہ کہ ساتھ ہی اپنے اپنے مذہب کو اختیار کیے رکھیں مسلمان، سکھ، ہندو، عیسائی، اچھوت سب آپس میں رشتہ ناطہ کر لینے کا ان کا فقہ ہے-اور جو حدود اسلام نے رشتے ناطوں میں حلال و حرام کی قائم کر رکھی ہیں اس کے وہ قائل نہیں ہیں-بہاء اللہ صاحب کا کوئی بڑا معجزہ بھی ثابت نہ کر سکے-اس پر زور دیتے رہے کہ ہماری کتابیں خرید و اور تحقیق کرو- بہر حال المختصر دہلی کے یہ چند یوم یادگار دن تھے نہ بھولنے والے دن-